جیسے ان اکابر نے روشن کیا تھا ـــــ یہاں ہم اس دریدہ دہن کی خدمت میں صرف یہ شعر پیش کرنے پر اکتفاء کریں گے ـــ

مت سوچ بجاری نہیں ارباب وطن میں　　یہ دیکھ فضا شعلہ فشاں ہے کہ نہیں ہے
جو آگ سلگتی رہی اس شیر کے دل میں　　اس آگ سے ہر روح تپاں ہے کہ نہیں ہے
(باونیٰ تغیر)

یہ ایک ہلکی سی جھلک ہے قادیانیوں کے ان مساعی کی جن سے وطنِ عزیز کے استحکام اور اتحاد کو خطرہ پیدا ہو سکتا ہے، یہ ملک جو ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے ہم اسے ہر لحاظ سے مستحکم اور متحد دیکھنا چاہتے ہیں اسکی خیر خواہی کا تقاضا ہے کہ اسے انتشار و افتراق اور ملک کو نازک حالات سے دوچار کرنے والی ان سرگرمیوں سے محفوظ رکھا جائے ہماری خیر خواہانہ التجا ہے کہ کفر و ارتداد کے اس تحریک کو فوری طور پر روک دیا جائے تاکہ وطنِ عزیز کسی آزمائش سے دوچار نہ ہو۔

★

بھارتی مسلمان اپنے معاشرتی اور عائلی قوانین طلاق، نکاح، تعدد ازدواج وغیرہ میں حکومت کی دست اندازی کو اپنے پرسنل لاء میں مداخلت قرار دے رہے ہیں ـــــ اور یہ کہ ایسا کرنا اس کے نام نہاد "سیکولرزم" کی توہین ہے ـــ دنیا کے کروڑوں مسلمان ان کے اس موقف کی تائید کریں گے کیونکہ یہ صرف ایک بے بس و لاچار اقلیت کا معاملہ نہیں، بلکہ اُس پرسنل لاء کا سوال ہے جسے آسمانی وحی، پیغمبرِ اسلام، اور اجماعِ امت کی سند حاصل ہو چکی ہے۔ اس لحاظ سے اس قسم کی دخل اندازی خواہ کسی نام نہاد سیکولر سٹیٹ کیطرف سے ہو یا کسی بھی اسلامی ریاست کیطرف سے، دین میں مداخلت اور صریح ظلم قرار پائے گی۔ بھارتی حکومت کو اس مسئلہ میں مٹھی بھر روشن خیال مسلمانوں کی تقلید کرنے کی بجائے دنیا بھر کے کروڑوں راسخ الایمان مسلمانوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہئے، اس مسئلہ میں بھارتی مسلمانوں کی ذمہ داری اور آزمائش کا بھی عجیب حال ہے، انہیں اپنے دین اور معاشرت کی حفاظت خود ہی کرنا پڑے گی۔ وہ بیچارے نظر اٹھائیں بھی تو کس طرف ـ؟ کہ جن ہاتھوں میں آج اسلامی ممالک کی زمامِ اقتدار ہے، یورپ، تہذیب و تمدن، تجدد اور اباحیت کے حمام میں وہ پہلے سے ننگے ہو چکے ہیں۔ ان حالات میں بھارتی حکومت کی اس دھاندلی یا صریح ظلم اور مداخلت فی الدین پر کوئی آواز اٹھے بھی تو کہاں سے ـ؟ بھارتی حکومت کے اس طنزیہ جواب کے سننے کی سکت کس میں ہوگی کہ "چھلنی اٹھ کر کوزے کو اس کے سوراخ گنوائے" ـــــ ہماری دعا ہے کہ اس نازک مرحلہ میں بھارتی